Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

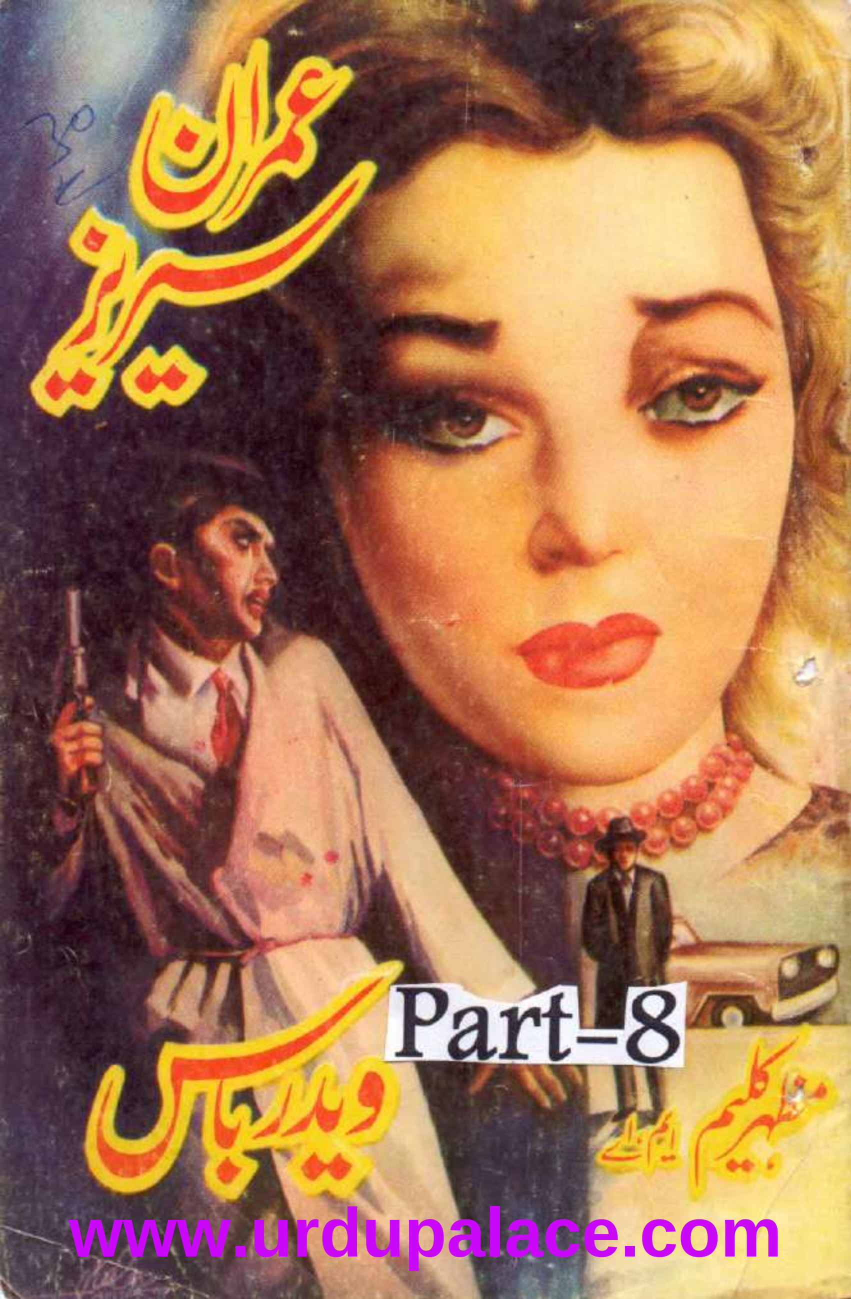
عمران سیریز
Part-8
ویڈہاکس
مظہر کلیم ایم اے
www.urdupalace.com

یور دبا دیا۔ اور دوسرے لمحے عمران کی آنکھیں حیرت سے ابل آئیں۔ کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ ہر شہر پر شدید بارش شروع ہو گئی۔ شدید ترین بارش۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ پانی کی ایک چادر سی آسمان سے نیچے اتر رہی ہو۔ اور جیسے آسمان پھٹ پڑا ہو۔

بارش لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی چلی جا رہی تھی۔

"اب دیکھو فلیپر اس وقت پورے ملک میں بارش ہو رہی ہے۔ طوفانی بارش جس کا خالق میں ہوں۔ جوں جوں وقت گزرے گا بارش تیز ہوتی چلی جائے گی۔ جار میں موجود سیال تین دن تک مسلسل بارش برسا سکتا ہے۔ اور تم خود اندازہ کرو کہ بہتر گھنٹے کی مسلسل اور تیز ترین بارش کے بعد ان شہروں کا حشر کیا ہوگا۔ اول تو یہی بارش سب کچھ تباہ کر دے گی اور پھر اس کے نتیجے میں ملک میں موجود تمام دریا ابل پڑیں گے جب بارش بند ہوگی تو یہ ملک سیلاب کی لپیٹ میں ہوگا۔ ایک انتہائی خوفناک اور بھیانک سیلاب جسے کوئی نہیں روک سکتا۔ یہ ایک ایسی جنگ ہے جس میں ان کا تمام دفاع دھرا کا دھرا رہ جائے گا۔ ہر طرف تباہی کا دیو ناچے گا۔ خوفناک تباہی کا دیو۔ حتیٰ کہ اس ملک کا تمام اسلحہ بھی اس سیلاب میں بہہ جائے گا۔ اور اس وقت میرا ملک اس ملک کو بچانے کے لئے کارروائی کرے گا اور بڑی آسانی سے اس ملک پر قبضہ کر لے گا۔ خالی زمین پر قبضہ اور پھر اس ملک میں ہم اپنی بستیاں بسائیں گے۔ اپنے شہر قائم کریں گے۔ اور یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوگا۔ دیدر یا اس کی وجہ سے۔ ڈاکٹر براؤن کی وجہ سے ہا۔ہا۔ہا" —— ڈاکٹر براؤن نے ایک بار پھر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ وہ بار بار آؤٹ آف کنٹرول ہو رہا تھا۔

اور یہ تھا ان کا میجر آپریشن۔ پورے ملک کی مکمل اور یقینی تباہی۔ ایسی تباہی جس کا تصور ہی رونگٹے کھڑے کر دیتا تھا۔

"ڈاکٹر تم قاتل بنتے جا رہے ہو۔ کروڑوں بے گناہ افراد کے قاتل۔ تم سائنسدان ہو۔

www.urdupalace.com

مگر اب تم قاتل بن جاؤ گے۔ تمام دنیا قیامت تک تم پر تھوکتی رہے گی۔ اب بھی وقت ہے۔ ڈاکٹر! اپنا منصوبہ ترک کر دو۔ اس تباہی کو روک لو ورنہ تم انسانیت کے قاتل کہلاؤ گے" ——— عمران غصے سے چیخ پڑا۔

"تم چپ رہو۔ تم نہیں جانتے میں نے اس منصوبے کی کامیابی کے لئے کتنی محنت کی ہے۔ دوسرے سائنسدان ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم بناتے رہے۔ اس دنیا کو بموں سے تباہ کرنے کے منصوبوں میں مصروف رہے۔ مگر میں نے دوسرا راستہ اختیار کیا اور تم دیکھ رہے ہو کہ میرا راستہ کتنا صحیح ہے۔ ہائیڈروجن بموں کا توڑ نکالا جا سکتا ہے۔ ایٹم بموں کو ناکارہ کیا جا سکتا ہے۔ مگر آسمان سے گرتے ہوئے پانی کو کون روک سکتا ہے۔ کوئی نہیں روک سکتا۔ اور یہی دوسرے سائنسدانوں پر میری برتری کا ثبوت ہے۔ تمہارا ملک بدقسمت تھا جو ہمارے ملک کی دشمنی کی بنا پر میرے پہلے تجربے کا نشانہ بنا۔ اب تو اس کی مکمل تباہی مقدر بن چکی ہے" ——— ڈاکٹر نے کہا۔

بارش مسلسل ہو رہی تھی۔ اب تو اس کا زور پہلے سے کہیں بڑھ گیا تھا۔ سکرین پر موجود تمام منظر چھپ گیا تھا۔ صرف پانی کی چادریں ہی گرتی نظر آ رہی تھیں اور عمران محسوس کر رہا تھا کہ اس وقت شہروں کا کیا حال ہو گا۔ اور آئندہ کیا ہو گا۔ اس کا تصور ہی اسے پاگل کر دینے کے لئے کافی تھا مگر وہ بے بس تھا۔ اس کا ملک ایک پاگل سائنسدان کے ہاتھوں تباہ ہو رہا تھا اور وہ صرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کے سوا کچھ نہ کر سکتا تھا۔ یہ بے بسی کی انتہا تھی۔ بے بسی کی انتہا۔ اور عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا دماغ پھٹ جائے گا اور ایسا ہو بھی جانا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔ عمران جیسا حساس اور محب الوطن آدمی آخر کب تک برداشت کرتا۔ کب تک اپنے آپ پر قابو رکھتا۔

www.urdupalace.com

لائبریری
نور خان
3 گلستان کالونی

سر سلطان کے ریسیور رکھتے ہی تنویر نے بھی ریسیور رکھا۔ اس کا دماغ قلابازیاں کھا رہا تھا۔ آج پہلی بار اس پر براہ راست بھاری ذمہ داری آن پڑی تھی۔ اب تک وہ صرف ایکس ٹو کی ہدایات پر کام کرنے کا عادی تھا۔ اب اسے جو کچھ بھی کرنا تھا خود ہی کرنا تھا۔ اور قطعی اندھیرے میں تھا۔ اسے کچھ بھی معلوم نہیں تھا کہ اصل چکر کیا ہے۔ اور وہ کہاں جائے اور کیا کرے۔ مگر اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کچھ کر کے دکھلائے گا۔ اور اگر اس نے کچھ کر دکھلایا تو پوری سیکرٹ سروس پر اس کی دھاک بیٹھ جائے گی۔ اور جو لوگ اب تک یہی سمجھتے ہیں کہ تنویر صرف ایک جذباتی آدمی ہے انہیں معلوم ہو جائے گا کہ تنویر میں کیا کیا صلاحیتیں ہیں ــــ اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا یہ نادر موقع تھا۔ اور تنویر اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا قطعی فیصلہ کر چکا تھا۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کر کے ریسیور اٹھایا اور نعمانی کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور پھر دوسرے لمحے اس کا چہرہ کھل اٹھا۔ جب فوراً ہی دوسری طرف سے ریسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس نعمانی سپیکنگ" ــــ دوسری طرف سے نعمانی کی آواز سنائی دی۔

"تنویر بول رہا ہوں" ــــ تنویر نے بڑے باوقار لہجے میں کہا اور کیوں نہ کہتا آخر وہ اس وقت انچارج تھا۔

www.urdupalace.com

"اوہو! تنویر بھائی بول رہے ہیں۔ فرمایئے کیسے یاد کیا"۔۔۔۔۔ نعمانی نے دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا۔

"نعمانی فوراً میرے فلیٹ پر پہنچو۔ ایک ایمرجنسی ہے۔ پوری طرح تیار ہو کر آنا"۔۔۔۔ تنویر نے کہا اور پھر رلیسیور رکھ دیا۔

رلیسیور رکھ کر وہ تیزی سے ڈریسنگ روم میں گھس گیا اور لباس تبدیل کرنے لگا۔ لباس تبدیل کر کے اس نے اپنا ریوالور لوڈ کیا اور اسے بغلی ہولسٹر میں رکھ کر واپس ڈرائنگ روم میں آگیا۔

چند ہی لمحوں بعد کال بیل بجی اور تنویر نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔ نعمانی اندر آگیا۔

"ہیلو تنویر کیا ایمرجنسی ہے"۔۔۔۔۔ نعمانی نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

نجانے اسے کیا توقع تھی مگر جب اس نے کمرہ خالی دیکھا تو اس کا چہرہ لٹک گیا۔

"بیٹھو"۔۔۔۔۔ تنویر نے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بڑی ہی سنجیدگی سے کہا اور نعمانی کچھ نہ سمجھتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔ وہ بڑی حیرت بھری نظروں سے تنویر کو دیکھ رہا تھا۔ اسے آج تنویر کا لہجہ ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ محسوس ہو رہا تھا۔ ورنہ تنویر تو انتہائی سدا بہار طبیعت کا مالک تھا۔ وہ تو کسی اہم سے اہم مسئلہ کو بھی پرکاہ سے زیادہ اہمیت نہ دیتا تھا۔

اور تنویر نے سر سلطان سے ہونے والی بات چیت تفصیل سے نعمانی کو بتلا دی اور جب بات ختم ہوئی تو نعمانی کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی۔

"اگر یہ بات ہے تنویر تو ہمیں فوری طور پر کوئی نہ کوئی ایکشن ضرور لینا چاہیئے۔ جہاں تک میرا خیال ہے ہماری پوری ٹیم مجرموں کے پھندے میں پھنس چکی ہے اور جہاں تک ہیلی کاپٹر کا تعلق ہے ضرور عمران اس ہیلی کاپٹر میں موجود ہو گا۔ مجرم ہیلی کاپٹر کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہوں گے اور عمران بھی ان کے ہاتھوں گرفتار ہو چکا

www.urdupalace.com

ہو گا "۔۔۔۔۔ نعمانی نے کہا۔
"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ مگر اب مسئلہ یہ ہے کہ ہم مجرموں کے ہیڈ کوارٹر کو کہاں ڈھونڈیں اور کیسے ڈھونڈیں "۔۔۔۔۔ تنویر نے تشویش آمیز لہجے میں کہا۔
"میرا خیال ہے جہاں پر ہیلی کاپٹر گرا ہے وہاں پر مجرموں کا ہیڈ کوارٹر بھی موجود ہو گا۔ ورنہ وہ اتنی آسانی سے عمران کو نہ لے جا سکتے "۔۔۔۔۔ نعمانی نے کہا۔
اور پھر اچانک تنویر اچھل پڑا۔ اس کے ذہن میں ایک خیال آ گیا۔
"ٹھہرو میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے۔ اگر میرا خیال صحیح ثابت ہوا تو ہم بڑی آسانی سے مجرموں کے ہیڈ کوارٹر کو تلاش کر لیں گے "۔۔۔۔۔ تنویر نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب "۔۔۔۔۔ نعمانی کچھ نہ سمجھتے ہوئے بولا۔ مگر تنویر نے جواب دینے کی بجائے ریسیور اٹھا لیا اور سر سلطان کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جلد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔
"سر میں تنویر بول رہا ہوں۔ نعمانی میرے ساتھ بیٹھا ہے۔ ہم مجرموں کے ہیڈ کوارٹر کو فوری طور پر ٹریس کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے۔ آپ ایسا کریں کہ وزارت خارجہ کے ٹرانسمیٹر روم میں داخلے کی ہمیں اجازت دلوا دیں "۔ تنویر نے کہا۔
"ٹھیک ہے میں انہیں فون کر دیتا ہوں۔ کوڈ ایکس ٹو ہو گا۔ اور تم اپنا اور نعمانی کا نام بتا دینا وہ تمہیں ہر سہولت مہیا کریں گے "۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔
"ٹھیک ہے سر! مجھے یقین ہے کہ مجرموں تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں گے "۔۔۔۔۔ تنویر نے پر مسرت لہجے میں کہا۔
"ہاں تنویر اور سنو! مجھے ابھی ابھی ڈاکٹر داور کا ٹیلیفون آیا تھا۔ انہوں نے بتایا

www.urdupalace.com

تھا کہ عمران نے ان سے کسی کیس کے سلسلے میں تفصیلی بات چیت کی تھی۔ تم ان سے بات کرو۔ میرا حوالہ دینا۔ وہ شاید تمہیں کوئی کلیو دے دیں" —— سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر" —— تنویر نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رابطہ منقطع ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"چلو نعمانی ٹرانسمیٹر روم میں چلیں۔ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ ہم ضرور کامیاب ہو جائیں گے" ——

تنویر نے کہا اور پھر وہ دونوں فلیٹ سے باہر نکل آئے۔ تنویر نے اپنا موٹر سائیکل سنبھالا اور نعمانی نے اپنا اور پھر چند لمحوں بعد ان کے موٹر سائیکل کافی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ٹرانسمیٹر روم کے گیٹ پر پہنچ گئے اور ایکسٹو کا نام لیتے ہی انہیں فوری طور پر —— ٹرانسمیٹر آپریشن روم پہنچا دیا گیا۔ جہاں بے شمار مختلف قسموں کے اور مختلف سائزوں کے ٹرانسمیٹر باقاعدہ ورک کر رہے تھے درمیان میں ایک میز پر آپریشن روم کا انچارج بیٹھا تھا۔

"کوئی ایسی کال ملی ہے جس میں سیکرٹ سروس کا حوالہ ہو" —— تنویر نے انچارج سے سوال کیا۔

"نو سر۔ کوئی ایسی کال نہیں ملی" —— انچارج نے جواب دیا۔

"اچھا آپ ایسا کریں کہ کسی ٹرانسمیٹر پر فریکونسی الیسٹ چھپن ساوتھ ون زیرو پوائنٹ ڈبل الیون سیٹ کریں اور عمران کو کال کریں" —— تنویر نے انچارج سے کہا۔

"آپ خود ہی کوشش کریں" —— انچارج نے کہا اور پھر اس نے ایک آدمی کو بلا کر احکامات دیئے اور چند لمحوں بعد تنویر ایک کافی بڑے ٹرانسمیٹر کے سامنے بیٹھا تھا۔ آپریٹر نے تنویر کی بتلائی ہوئی فریکونسی سیٹ کی۔

www.urdupalace.com

"ہیلو عمران - ہیلی عمران تنویر کالنگ یو - ہیلو علی عمران تنویر کالنگ یو"—— تنویر نے بار بار یہ فقرے دہرانے شروع کر دیئے۔

"سنو آپریٹر! جیسے ہی بات ہو تم لوکیشن شو کرنے والی مشین آن کر دینا"—— تنویر نے آپریٹر سے کہا اور آپریٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اور تنویر دوبارہ عمران کو کال کرنے میں مصروف ہو گیا۔ مگر بار بار کال کرنے کے باوجود کوئی جواب نہیں آ رہا تھا۔ کافی دیر تک مسلسل کال کرنے کے باوجود جب تنویر مایوس ہونے لگا تو اچانک دوسری طرف سے جواب ملا۔

"یس عمران سپیکنگ اوور"——

مگر لہجہ عمران کا نہیں تھا۔ تنویر نے جواب ملتے ہی آپریٹر کی طرف دیکھا اور آپریٹر نے تیزی سے ایک اور بٹن دبا دیا۔

"ہیلو عمران صاحب میں تنویر بول رہا ہوں۔ آپ مجھے ڈینجر پوائنٹ دیں اوور"۔ تنویر نے کہا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں تم فکر نہ کرو اوور"—— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ڈینجر پوائنٹ بتاؤ جلدی۔ اوور"—— تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تنویر ڈینجر ...."—— اچانک عمران کی اصل آواز دور سے تنویر کے کان میں پڑی۔ مگر ڈینجر کے بعد اس کی آواز بند ہو گئی۔ ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے زبردستی اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا ہو۔ اور اسی لمحے ٹرانسمیٹر کا رابطہ ختم ہو گیا۔

تنویر کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ نعمانی کا خیال درست ثابت ہوا تھا۔ عمران وغیرہ خطرے میں تھے۔ اور اتنا کافی تھا۔

"کیا لوکیشن ٹریس ہوئی"—— تنویر نے آپریٹر سے سوال کیا۔

www.urdupalace.com

"جی ہاں یہ لوکیشن بحرین کالونی کی بنتی ہے" ـــــ آپریٹر نے حساب لگاتے ہوئے کہا۔

"مگر بحرین کالونی میں کس جگہ ؟ بحرین کالونی تو بے حد وسیع ہے" ـــــ تنویر نے پوچھا۔

"ہم زیادہ سے زیادہ یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ بحرین کالونی کی وسطی جگہ ہے۔ دراصل یہ کال ان ڈائریکٹ ہوئی ہے۔ آپ نے جس فریکوئنسی پر کال کیا ہے۔ اس فریکونسی کو کسی اور ٹرانسمیٹر نے کیچ کیا ہے اور بات ہوئی ہے۔ اس لئے ہم صحیح پوزیشن نہیں بتلا سکتے۔ صرف اتنا بتلا سکتے ہیں کہ یہ کال بحرین کالونی کے وسطی علاقے میں کیچ کی گئی ہے" ـــــ آپریٹر نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے" ـــــ تنویر نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔ مسئلہ تو پھر وہیں کا وہیں رہا تھا۔ اب بحرین کالونی کی ایک ایک کوٹھی کو وہ کہاں سے چھانتے۔ اچانک اسے ڈاکٹر داور کا خیال آیا۔ اس نے انچارج کے ٹیلیفون پر ڈاکٹر داور کے نمبر ڈائل کئے جلد ہی رابطہ مل گیا۔

"داور سپیکنگ" ـــــ دوسری طرف سے انتہائی باوقار آواز سنائی دی۔

"سر میں تنویر بول رہا ہوں۔ سیکرٹ سروس کا ایک رکن۔ ابھی ابھی سر سلطان نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ سے رابطہ قائم رکھوں۔ عمران نے شاید کسی کیس کے سلسلے میں آپ سے بات چیت کی تھی" ـــــ تنویر نے مکمل تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اس نے مجھ سے بات چیت کی تھی۔ مگر اب تم کیا چاہتے ہو" ـــــ ڈاکٹر داور نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"سر بات یہ ہے کہ عمران اور سیکرٹ سروس کے دوسرے رکن مجرموں کی قید میں ہیں اور انتہائی خطرے میں ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ فوری طور پر مجرموں کا ہیڈ کوارٹر

www.urdupalace.com

ٹریس کر کے عمران کو امداد مہیا کر دں" ـــــ تنویر نے کہا۔

"عمران خطرے میں ہے۔ اوہو۔ ویری بیڈ۔ اچھا تم ایسا کرو۔ فوراً میری کوٹھی پہنچو۔ ہم مل کر کوشش کرتے ہیں" ـــــ ڈاکٹر داور نے کہا اور تنویر نے اچھا کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔

جیسے ہی وہ باہر نکل کر آئے۔ انہوں نے دیکھا کہ آسمان گہرے سیاہ رنگ کے بادلوں سے ڈھک چکا تھا۔

"جلدی چلو نعمانی! شاید بارش ہونے والی ہے" ـــــ تنویر نے کہا اور پھر انہوں نے موٹر سائیکلوں کو پوری سپیڈ پر داور ہاؤس کی طرف دوڑا دیا۔

ابھی وہ آدھے راستے میں ہی تھے کہ بارش شروع ہو گئی۔ جب وہ ڈاکٹر داور کی کوٹھی پر پہنچے تو پانی سے بری طرح بھیگ چکے تھے۔ اس وقت بارش انتہائی تیز ہو چکی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے آسمان پھٹ پڑا ہو۔

انہوں نے کال بیل بجائی ڈاکٹر داور خود دروازہ کھولنے آئے۔ تعارف کے بعد وہ انہیں ڈرائنگ روم میں لے گئے۔ ان کی لڑکی نسیم نے آتش دان میں آگ جلا دی اور وہ آگ کے قریب بیٹھ گئے۔

"بڑی طوفانی بارش ہے سر" ـــــ نعمانی نے ڈاکٹر داور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں! تم لوگ ذرا ہوش میں آجاؤ تو میں عمران کے کیس کو چیک کروں۔ مجھے شبہ ہے کہ یہ بارش مصنوعی ہے اور اگر یہ مصنوعی ہوئی تو ہم مجرموں کو باآسانی ٹریس کر لیں گے" ـــــ ڈاکٹر داور نے کہا اور وہ دونوں حیرت سے ڈاکٹر داور کو دیکھنے لگے جیسے انہیں ان کی دماغی حالت پر شبہ ہو۔

"مصنوعی بارش! یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں" ـــــ دونوں نے حیران ہو کر پوچھا۔

اور پھر ڈاکٹر داور نے مختصر طور پر اس کیس کی تفصیلات انہیں بتلا دیں۔

www.urdupalace.com

"اچھا تو یہ بات ہے پھر تو معاملہ واقعی بے حد سیریس ہے ۔ آپ ہماری فکر نہ کریں عمران کو چیک کریں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم وقت ضائع کرتے رہیں اور ملک کو کوئی نقصان پہنچ جائے" ـــــ تنویر نے تشویش آمیز لہجے میں کہا۔

"اوکے"۔ ڈاکٹر داور نے کہا اور پھر اس نے انہیں اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ ڈاکٹر داور کی رہنمائی میں کوٹھی کی چھت پر چلے گئے۔

بارش بیحد زوروں پر تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے آسمان پر سے پانی کی چادر نیچے گر رہی ہو۔ چھت پر ایک بالکونی موجود تھی جس میں سٹینڈ پر ایک کیمرہ نما مشین فٹ تھی۔ اور اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا سلنڈر بھی موجود تھا۔ ڈاکٹر داور نے سلنڈر کو ایک اور سٹینڈ پر کسا اور پھر اس کا منہ کھول دیا۔ ہلکی سی سنسناہٹ سے اس سے دودھیا رنگ کی گیس خارج ہونے لگی۔

ڈاکٹر داور بھاگ کر بالکونی میں موجود ایک کمرے میں گئے اور جب وہ واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں چمڑے کا بنا ہوا کافی بڑا غبارہ تھا جس کے نیچے ایک چھوٹی سی مشین تھی۔ ڈاکٹر داور نے وہ غبارہ ایک کھلی جگہ پر پھینک دیا۔

"اتنی شدید بارش میں یہ کیسے اڑے گا" ـــــ تنویر نے پوچھا۔

"اس میں ایسی گیس بھری ہوئی ہے جو بارش کے دباؤ کے باوجود اس غبارے کو بلندی پر لے جائے گی"

ڈاکٹر داور نے جواب دیا اور اسی لمحے ان دونوں کو اس بات کا ثبوت مل گیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ شدید بارش کے باوجود غبارہ تیزی سے اوپر اٹھتا چلا گیا۔

ڈاکٹر داور نے کیمرے نما مشین کا بٹن آن کر دیا اور پھر اس کی سکرین پر سرخ رنگ کا ایک نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ نقطہ تیزی سے اوپر چڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اور ڈاکٹر داور تیزی سے ہینڈل گھما کر اسے پھر نیچے لے آتا۔ سکرین کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا ڈائل تھا

www.urdupalace.com

جو عجیب و غریب قسم کے ہندسوں سے پُر تھا اور اس میں دو سوئیاں موجود تھیں۔ جن میں سے ایک کا رنگ سبز اور دوسری کا سرخ تھا۔ مگر دونوں سوئیاں قطعی ساکن تھیں

تنویر اور نعمانی دونوں خاموشی سے ڈاکٹر داور کی حرکات کو دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر داور پوری توجہ سے اس سرخ نکتے کو سکرین کے سنٹر میں رکھنے میں مصروف تھے۔

پھر اچانک کمرے میں ایک ہلکی سی سیٹی کی آواز بلند ہوئی۔ اور ڈاکٹر داور چونک پڑے اور پھر تنویر اور نعمانی نے دیکھا کہ سیٹی کی آواز بلند ہوتے ہی ڈائل پر موجود دونوں سوئیوں نے حرکت کی اور پھر وہ مختلف سمتوں میں مخصوص ہندسوں پر ٹھہر گئیں۔

ڈاکٹر داور نے اب ہینڈل گھمانا شروع کر دیا اور جیب سے ایک کاغذ نکال کر اس نے وہ ہندسے نوٹ کر لئے جن کی طرف وہ سوئیاں اشارہ کر رہی تھیں۔ اور پھر بٹن دبا کر انہوں نے کیمرہ بند کر دیا۔ اور سٹینڈ پر لگے ہوئے سلنڈر کا منہ بھی ڈھکن سے بند کر دیا۔

"میرے ساتھ آؤ۔ میرا خیال صحیح ثابت ہوا۔ یہ بارش مصنوعی طور پر برسائی جا رہی ہے۔ یہ ضرور مجرموں کی چال ہے" ——— ڈاکٹر داور نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"مگر سر وہ مجرموں کا ہیڈ کوارٹر" ——— تنویر نے دبے دبے لہجے میں پوچھا۔

"وہ بھی ابھی معلوم ہو جاتا ہے" ———

ڈاکٹر داور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ سب سیڑھیاں اتر کر دوبارہ ڈرائنگ روم میں آ گئے۔ ان دونوں کو وہاں بیٹھنے کا اشارہ کر کے ڈاکٹر داور کمرے سے باہر چلے گئے۔ اور پھر چند لمحے بعد وہ دوبارہ کمرے میں داخل ہوئے تو ان کے ہاتھ میں ایک تہہ کیا ہوا بڑا سا کاغذ تھا۔ انہوں نے کاغذ کھول کر درمیانی میز پر بچھا دیا۔ یہ دارالحکومت کا تفصیلی نقشہ تھا۔ مگر اس نقشے پر اور بھی عجیب و

www.urdupalace.com

عزیب قسم کے نشانات چھپے ہوئے تھے۔

ڈاکٹر داور نے جیب سے کاغذ نکال کر ساتھ رکھا اور میز پر پڑا ہوا میٹر اٹھا لیا۔ جیب سے قلم نکال کر انہوں نے اس میٹر پر مختلف ہندسے لکھانے شروع کر دیئے ساتھ ساتھ انہوں نے نقشے پر لکھے ہوئے نشانات بھی لگانے شروع کر دیئے پھر ان کا حساب لمحہ بہ لمحہ پیچیدہ ہوتا چلا گیا۔ تنویر اور نعمانی ہونق بنے بیٹھے دیکھ رہے تھے۔ تقریباً پیڈ کا تمام کاغذ ہندسوں سے پُر ہو چکا تھا۔ اور آخر کار انہوں نے چار ہندسے لکھ لئے اور پھر انہوں نے نقشے پر مختلف سمتوں میں وہ چار ہندسے لکھ لئے اور ان کے درمیان لائنیں کھینچ دیں۔ جس جگہ ان دونوں لائنوں نے ایک دوسرے کو کراس کیا۔ وہاں انہوں نے گول دائرہ بنا دیا۔ اور پھر کاغذ کی دوسری طرف انہوں نے اس کا رزلٹ لکھ دیا۔

"بحرین کالونی کوٹھی نمبر ۱۶" ———

"یہ ہے مجرموں کا ہیڈ کوارٹر جہاں سے وہ مصنوعی بارش برسا رہے ہیں۔" ڈاکٹر داور نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کوٹھی نمبر ۱۶ ——— کیا آپ کو قطعی یقین ہے" ——— تنویر اور نعمانی دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ——— یہ حساب غلط نہیں ہو سکتا۔ تم بس اب اس کوٹھی پر دھاوا بول دو۔ میرا جو کام تھا وہ میں نے کر دیا۔ اب آگے آپ کا کام شروع ہوتا ہے۔ آپ جانیں آپ کا کام" ——— ڈاکٹر داور نے جواب دیا۔

"تھینک یو ڈاکٹر داور ——— اب ہم سب کچھ سنبھال لیں گے" ——— تنویر نے کہا۔ اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ نعمانی بھی اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پھر وہ دونوں ڈاکٹر سے ہاتھ ملا کر باہر کی طرف بڑھے۔

www.urdupalace.com

"سنو تم دونوں کس چیز پر آئے ہو" ـــــ ڈاکٹر داور نے ان سے پوچھا۔
"موٹر سائیکلوں پر" ـــــ تنویر نے جواب دیا۔
"اتنی شدید بارش میں اب موٹر سائیکل کام نہیں دیں گے تم میری کار لیجاؤ"۔
ڈاکٹر داور نے انہیں پیش کش کرتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے اس طرح ہم باآسانی پہنچ جائیں گے" ـــــ تنویر نے فوراً ان کی پیش کش قبول کرلی۔ اور پھر ڈاکٹر داور نے انہیں اپنی سپورٹس کار نکال کر دے دی۔ اور وہ دونوں کار لے کر کوٹھی سے باہر آگئے۔
بارش بے حد شدید تھی۔ مگر تنویر اس کے باوجود خاصی تیز ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ وہ اپنے اندازے سے ہی کار کو آگے بڑھاتا لے گیا۔ سڑکوں پر کوئی ٹریفک نہیں چل رہی تھی۔ اس لئے اسے فوری ایکسیڈنٹ کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔
تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ ایک کالونی میں پہنچ گئے۔ یہاں پہنچ کر تنویر نے کار روک لی۔
"یہ بحرین کالونی کا چوک ہے۔ یہاں سے سامنے کے رخ پر پہلی کوٹھی کا نمبر دس ہے۔ یہاں میرا ایک دوست رہتا ہے۔ ہماری مطلوبہ کوٹھی اس کوٹھی سے چھٹے نمبر پر ہوگی" ـــــ تنویر نے کہا۔
"تو پھر کار روک دیں اور پیدل چلیں۔ کہیں مجرم کار کی موجودگی میں ہوشیار نہ ہو جائیں" ـــــ نعمانی نے کہا۔
"نہیں ـــ اب چاہے مجرم کتنے ہی ہوشیار ہوں ہمیں ان پر دھاوا بولنا ہی ہے۔ زیادہ احتیاط میرے نزدیک حماقت ہوتی ہے"۔
تنویر نے دانت بھینچتے ہوئے کہا اور نعمانی خاموش ہوگیا۔ وہ تنویر کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھا کہ تنویر کس طرح اندھا دھند کام کرنے کا عادی ہے۔

www.urdupalace.com

تنویر نے کار سٹارٹ کی اور پھر جیسے ہی وہ چھوٹی کوٹھی کے قریب پہنچے۔ تنویر نے نعمانی کو ہوشیار رہنے کا اشارہ کیا اور پھر تنویر نے کار کوٹھی کے گیٹ کی طرف موڑی اور پھر پوری قوت سے ایکسیلیٹر دبا دیا۔

کار کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طرح ایک دھماکے سے گیٹ سے ٹکرائی اور پھر گیٹ توڑتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ تنویر اور نعمانی کو زبردست جھٹکا لگا تھا مگر چونکہ وہ دونوں ہوشیار تھے اس لئے ٹھیک ٹھاک رہے۔ تنویر اسی سپیڈ سے کار دوڑاتا ہوا سیدھا پورٹیکو میں لیتا چلا گیا۔

پھر کار رکتے ہی تنویر اور نعمانی اچھل کر باہر آ گئے۔

اسی لمحے اچانک ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا۔ تقریباً دس سٹین گنوں کی نالیاں ان کے جسموں کی طرف رخ کئے ہوئے تھیں۔

"خبردار —— ریوالور پھینک دو ورنہ چھلنی کر دیئے جاؤ گے" —— ایک آدمی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

اور نعمانی نے تو ریوالور پھینک دیا۔ مگر تنویر نے اچانک اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے ان کے سروں کے اوپر سے ہوتا ہوا دور جا گرا۔ اور ساتھ ہی اس نے ان پر فائر بھی کھول دیا۔ اور دو آدمی اس کی گولیوں کی زد میں آ گئے۔ باقی لوگوں نے بھی فائر کھول دیئے تھے۔ مگر تنویر ستون کی آڑ لے چکا تھا۔ ادھر نعمانی فرش پر لیٹ گیا تھا۔ مگر اس سے پہلے کہ تنویر کسی اور کو نشانہ بناتا۔ اچانک اس کی پشت پر سے اس کے ہاتھ کو جھٹکا لگا۔ اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ دوسرے لمحے اس کی پشت پر سٹین گن کی نال ٹک گئی۔

"خبردار" —— ساتھ ہی کرخت آواز سنائی دی اور تنویر نے بھی بادل نخواستہ ہاتھ اٹھا دیئے۔ پھر دوسرے لوگ بھی ان کے گرد پہنچ گئے۔ دوسرے لمحے نعمانی اور

www.urdupalace.com

تنویر کو سٹین گنوں کی نالوں پر اندر لے جایا گیا۔

مختلف گیلریوں سے گزر کر وہ انہیں لے کر آہنی دروازے کے سامنے جا کر رک گئے۔ ان میں سے ایک نے بڑھ کر دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔ دوسرے لمحے دروازے پر سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اسی لمحے اس آدمی نے جیب سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکالا اور اس کا بٹن دبا کر دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔ بٹن دبتے ہی سبز رنگ کے بلب کی بجائے سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اس آدمی نے دوبارہ مخصوص انداز میں دروازے پر دستک دی۔ دوسری بار دستک دیتے ہی دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اندر سے مشین کی تیز گڑگڑاہٹ سنائی دی۔

" اندر چلو "

پہرے داروں کے انچارج نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر وہ دونوں اندر چلے گئے۔ اور پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کے ساتھی لوہے کے خولوں میں قید ہیں۔

پھر جیسے ہی تنویر اور نعمانی کی نظریں عمران سے ٹکرائیں عمران نے انہیں مخصوص اشارہ کر دیا۔

تنویر اور نعمانی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور خاموش ہو گئے۔

"یہ کون ہیں" —— فلیپر نے آگے بڑھ کر ان کے قریب آتے ہوئے پوچھا۔

"باس یہ دونوں آدمی کوٹھی میں داخل ہوئے تھے کہ ہم نے انہیں گھیر لیا۔ ویسے اس آدمی نے دو آدمی بھی مار ڈالے ہیں" —— پہرے دار نے تنویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ" —— فلیپر بغور تنویر اور نعمانی کی طرف دیکھنے لگا۔

"کون ہو تم اور کوٹھی میں کیوں گھسے ہو" —— اس نے نعمانی سے مخاطب ہو

www.urdupalace.com

کر کہا۔ تنویر ایک طرف کھڑا تھا۔ پھر اس کی نظریں عمران پر جم گئیں جو آئی کوڈ میں اسے بتلا رہا تھا کہ اس کونے میں لگا ہوا وہ سرخ ہینڈل اوپر کر دے تو وہ آزاد ہو سکتے ہیں۔

"شدید بارش کی وجہ سے ہم بھول کر اس کوٹھی کے اندر آ گئے تھے" ـــــ نعمانی نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"شٹ اپ یو نانسنس" ـــــ فلیپر نے آگے بڑھ کر نعمانی کے تھپڑ مارنا چاہا۔ اور اسی لمحے اس کے قریب کھڑا تنویر اچانک اس پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے وہ فلیپر کی گردن میں بازو ڈال کر اس کی پشت پر آ گیا۔

فلیپر کے آدمیوں نے سٹین گنیں اٹھائیں۔ مگر سامنے فلیپر تھا۔ اگر وہ گولیاں چلاتے تو سب سے پہلے فلیپر ہی ان کا نشانہ بنتا۔ تنویر نے اسے تیزی سے پیچھے گھسیٹنا شروع کر دیا ـــــ

"خبردار" ـــــ تمام لوگ اپنے ہتھیار پھینک دو۔ ورنہ میں تمہارے باس کی گردن توڑ دوں گا" ـــــ

تنویر نے جنونانہ لہجے میں ان آدمیوں کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ ان آدمیوں نے ڈاکٹر براؤن کی طرف دیکھا جو مشین کے قریب کھڑا حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

"ہتھیار پھینکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان سب کو گولیوں سے چھلنی کر دو۔ میں اپنے مشن کے لئے فلیپر کی قربانی بھی دے سکتا ہوں" ـــــ ڈاکٹر براؤن نے چیخ کر اپنے آدمیوں کو حکم دیا۔

مگر اس سے پہلے کہ تنویر، نعمانی اور دیگر لوگوں پر اس کے آدمی فائرنگ کرتے تنویر پر فلیپر کا داؤ چل گیا۔ شاید تنویر کی توجہ ڈاکٹر براؤن کی طرف ہو گئی تھی۔ فلیپر نے

www.urdupalace.com

ایکدم تنویر کو اٹھا کر ایک طرف پھینک دیا اور خود ایک طرف کھڑا ہو گیا۔

"شوٹ کر دو" ـــــ فلیپر نے چیخ کر کہا۔

اسی لمحے تنویر پر گولیوں کی بارش ہو گئی۔ مگر تنویر نے نیچے گرتے ہی چھلانگ لگائی اور تقریباً اڑتا ہوا اس جگہ پر جا گرا جہاں اوپر وہ ہینڈل موجود تھا۔

گولیوں کی پہلی بارش سے تو وہ بچ گیا تھا مگر دوسرے لمحے اس پر دوسری بوچھاڑ ہوئی اور اب تنویر ان کے بالکل سامنے تھا۔ اس لئے بچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ کیونکہ انہیں تنویر کی موت کا یقین ہو چکا تھا۔ مگر تنویر اپنے بچاؤ کے لئے یکدم تیزی سے اوپر کی طرف اچھلا اور پھر اس کا ہاتھ ہینڈل پر پڑ گیا۔ دوسرے لمحے ہینڈل جھٹکے سے نیچے ہو گیا۔ مگر تنویر کی ٹانگوں پر گولیاں لگ گئیں اور تنویر چیخ مار کر نیچے گر پڑا۔

ہینڈل نیچے ہوتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں پر موجود لوہے کے خول غائب ہو گئے۔ اور خول غائب ہوتے ہی وہ سب بجلی کی سی تیزی سے کرسیوں سے اچھلے اور مسلح آدمیوں پر جا پڑے۔ چونکہ ان کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے نہیں تھے۔ اس لئے انہیں آدمیوں پر جھپٹنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

دوسرے لمحے عمران نے ایک آدمی کے ہاتھ سے سٹین گن چھین لی اور پھر اس کی سٹین گن نے قہقہے مارنے شروع کر دیے۔

ہال میں موت اور زندگی کی خوفناک جنگ شروع ہو گئی۔ عمران کی گولیوں کا سب سے پہلا نشانہ ڈاکٹر براؤن بنا۔ فلیپر صورت حال بدلتے ہی تیزی سے مشین کی آڑ لے چکا تھا۔ اور پھر ہال میں موت کی چیخیں گونج اٹھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی پاگلوں کی طرح لڑ رہے تھے۔

اور پھر چند ہی لمحوں میں وہ تمام مسلح آدمیوں کو ختم کر چکے تھے۔ تنویر تو پہلے

www.urdupalace.com

ہی زخمی ہو چکا تھا۔

جولیا، نعمانی اور صفدر بھی لڑتے ہوئے زخمی ہو گئے تھے۔

"خبردار! ہتھیار پھینک دو —— ورنہ میں تم سب کو موت کی شعاعوں سے بھون کر رکھ دوں گا" —— فلیپر نے دیوہیکل مشین کی آڑ سے انہیں حکم دیتے ہوئے کہا۔

اور وہ سب ٹھٹھک کر رک گئے۔

"بکواس کرتا ہے پکڑ لو اسے" ——

عمران نے چیخ کر کہا۔ مگر اسی لمحے فلیپر نے نجانے کون سا بٹن دبایا کہ مشین سے نیلے رنگ کی ایک شعاع نکلی اور عمران اور ٹائیگر جو تقریباً اس کے رخ پر کھڑے تھے اچھل کر ایک طرف ہٹ گئے۔ اور پھر شعاع جس جس جگہ سے بھی گزری اس کے راستے میں ہر آنے والی شے جل کر راکھ ہو گئی تھی۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ میں اب بھی تم لوگوں کو تباہ کر سکتا ہوں۔ ہتھیار پھینک کر ہاتھ اٹھا لو" —— فلیپر نے قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

عمران تیزی سے بھاگ کر مشین کی دوسری جانب جانے لگا۔ مگر اسی لمحے ایک تیز سنسناہٹ کی آواز گونجی اور آدھے کمرے میں شیشے کی ایک دیوار نیچے گر گئی اور عمران اس دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر گیا۔ اب وہ واقعی قید ہو چکے تھے۔ باہر نکلنے کا راستہ نہیں تھا اور وہ سب اس خطرناک شعاع کی زد میں تھے۔ اب فلیپر کھڑا ہو چکا تھا۔

"ہتھیار پھینک دو" —— فلیپر نے چیخ کر کہا۔

مگر عمران نے ہتھیار پھینکنے کی بجائے اپنی مشین گن کا رخ مشین کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔

گولیوں کی بوچھاڑ مشین کے ڈائلوں پر لگیں اور دوسرے لمحے ایک ہولناک گڑگڑاہٹ

www.urdupalace.com

فرقان لائبریری
لن نمبر 3 گلستان کالونی

سے مشین میں دھماکے ہونے شروع ہو گئے۔

" اوہ —— سب کچھ تباہ ہو گیا "

نیلپر نے غصّے اور جھنجھلاہٹ میں چیخ کر کہا۔ اور پھر دوسرے لمحے اس نے جمپ لگایا اور سکرینوں والی دیوار کے قریب جا کر اس نے تیزی سے ایک بٹن دبایا۔ بٹن دبتے ہی دیوار کے نیچے ایک کھڑکی سی کھل گئی۔ اور وہ تیزی سے کھڑکی کراس کر گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی کھڑکی دوبارہ بند ہو گئی۔

مشین میں ابھی تک مسلسل دھماکے ہو رہے تھے۔ تمام سکرینیں تاریک ہو چکی تھیں اور عمران اور اس کے ساتھی جن میں چند زخمی بھی تھے۔ اس کمرے میں قید ہو کر رہ گئے تھے۔ کسی بھی لمحے وہ دیو ہیکل مشین ایک دھماکے سے پھٹ سکتی تھی۔ اور صاف ظاہر تھا کہ مشین کے پھٹتے ہی ان سب کے پرخچے اڑ جاتے۔ سب کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ موت انہیں اب یقینی اور سامنے نظر آ رہی تھی۔

عمران نے بڑی پھرتی سے اس فولادی گیٹ پر گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ جس کے ذریعے وہ اندر آئے تھے۔ مگر بے سود گولیوں کا اس گیٹ پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

اب تمام مشین میں آگ لگ چکی تھی۔ اور پورا ہال لرزنے لگ گیا تھا۔ دھماکوں میں تیزی آتی جا رہی تھی۔ موت ان سے اب صرف چند لمحے دور رہ گئی تھی۔

ادھر عمران کے دماغ میں آندھیاں چل رہی تھیں اور پھر دوسرے لمحے اس کی نظریں تیزی سے اس میز پر پڑیں۔ جس کے اندر ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس نے چھلانگ لگائی اور میز کے قریب پہنچ کر اس نے بڑی پھرتی سے میز کا ڈھکن اٹھایا اور پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دباتے ہی ٹرانسمیٹر باہر نکل آیا۔ اس نے بڑی پھرتی سے ٹرانسمیٹر اٹھایا۔ اور فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔

اب مشین کے دھماکوں کا شور اتنا بڑھ گیا تھا کہ کان پڑی آواز نہیں سنائی دے

www.urdupalace.com

رہی تھی۔ ایسے میں بھلا وہ ٹرانسمیٹر پر کیا بات کرتا اور پھر کس سے کرتا۔ سب لوگ تو اس کے ساتھ ہی قید تھے۔ اس نے آخری کوشش کی۔ مگر کسی سے کوئی رابطہ قائم نہ ہو سکا تو اس نے جھنجھلا کر میز کے پائے کو لات ماری۔ اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ میز تیزی سے آگے کھسکتی چلی گئی۔ اب اس جگہ خلا تھا جہاں وہ میز موجود تھی۔ نجانے وہ خلا کہاں تک جاتا تھا۔ نیچے اترنے کا وقت نہیں تھا۔ عمران نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"اس میں چھلانگیں لگا دو۔ ہو سکتا ہے کہ بچ جائیں"

اور اس کے ساتھ ہی اس نے قریب پڑے تنویر کو اٹھا کر خلا میں پھینک دیا۔ چند لمحوں بعد انہیں ایک ہلکا سا دھماکہ سنائی دیا۔ پھر جولیا۔ صفدر اور نعمانی کو بھی اسی طرح اٹھا کر اس نے نیچے پھینک دیا۔ باقی لوگوں نے خود ہی چھلانگیں لگا دیں۔ وہ ایک اندھا جوا کھیل رہے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ اوپر بھی موت ہے اور ہو سکتا ہے نیچے بھی موت ہو۔ مگر نیچے کچھ امید تھی اور اسی امید کے سہارے انہوں نے جوا کھیلا تھا۔ آخر میں بلیک زیرو نے بھی چھلانگ لگائی۔ ابھی عمران باہر ہی موجود تھا کہ ایک کان پھاڑ اور اعصاب شکن دھماکہ ہوا۔ اسی لمحے عمران نے بھی چھلانگ لگا دی۔ اور پھر وہ سر کے بل نیچے گرتا چلا گیا۔ اس کے اوپر سے پتھروں کی بارش بھی ہوئی اور اس کی کمر پر بھی چند پتھر لگے۔ مگر پانی میں گرتے ہی وہ نیچے ہی نیچے آگے بڑھتا چلا گیا۔ جب اس نے پانی سے سر نکالا تو تعفن اور بدبو کے مارے اس کا دم گھٹنے کے قریب ہو گیا۔ یہ شاید گٹر لائن تھی اور ان لوگوں نے لاشوں کو اس میں پھینکنے کے لئے یہ رستہ بنایا تھا۔

عمران کے ساتھی نجانے کہاں چلے گئے تھے۔ ہر طرف گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا پانی کا بہاؤ بے حد تیز تھا۔ اور گٹر پورا پانی سے بھرا ہوا تھا۔ پانی کے ساتھ بہتا ہوا

www.urdupalace.com

وہ آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر اسے دور ہلکی سی روشنی نظر آئی۔ اور جب روشنی قریب آئی تو اس نے دیکھا کہ گٹر کا پانی ایک نہر میں کسی آبشار کی طرح گر رہا تھا۔ عمران بھی پانی کے ساتھ ہی نیچے گرا تھا اور پھر چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ کنارے پر چڑھنے میں کامیاب ہو گیا۔

اس نے دیکھا کہ اس سے تھوڑی دور اس کے ساتھی بھی کناروں پر چڑھنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔

البتہ ٹائیگر اور بلیک زیرو غائب تھے۔ صفدر اور جولیا زخمی ہونے کے باوجود کناروں پر چڑھنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ البتہ تنویر کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔

"تنویر کہاں ہے" ——— عمران نے چیخ کر کہا۔

"نجانے وہ کہاں غائب ہو گیا۔ شاید وہ آگے بہہ گیا ہے" ——— کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔ اور عمران تیزی سے آگے کی طرف بھاگنے لگا۔ تنویر بے ہوش تھا۔ اس لئے خطرہ تھا کہ وہ کہیں پانی میں ڈوب نہ جائے۔

نہر کناروں کے ساتھ ساتھ بہہ رہی تھی اور اس کا بہاؤ بیحد تیز تھا۔ نہر کے ارد گرد کے تمام علاقے میں پانی ہی پانی تھا۔ اس لئے اسے بھاگنے میں دشواری ہو رہی تھی۔ مگر ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھا تھا کہ اسے دور سے ٹائیگر واپس آتا نظر آیا۔ اس نے کاندھے پر کسی کو اٹھایا ہوا تھا۔ جب ٹائیگر قریب آیا تو اس نے دیکھا کہ اس نے کاندھے پر تنویر کو لادا ہوا تھا۔

"اگر میں تنویر کے پیچھے نہ جاتا تو تنویر یقیناً ڈوب گیا ہوتا" ——— ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ویری گڈ ٹائیگر ——— تم ایسا کرو کہ زخمیوں کو لے کر فوراً یہاں سے چلے جاؤ" ——— عمران نے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

www.urdupalace.com

البتہ اب سڑکوں پر ٹریفک کی آمد و رفت شروع ہو چکی تھی۔ دار الحکومت پہاڑی علاقہ تھا۔ اس لئے پانی تیزی سے غائب ہوتا چلا جا رہا تھا۔ عمران کو یہ اطمینان تھا کہ وہ اس خوفناک اور تباہ کن مشین کو برباد کر چکا ہے۔ اس لئے ملک کی سلامتی پر منڈلانے والا خطرہ دور ہو چکا تھا۔

بلیک زیرو نہر سے نکلتے ہی تیزی سے ایک طرف بھاگنے لگا۔ وہ جلد از جلد دانش منزل پہنچنا چاہتا تھا تاکہ ملٹری فورس لے کر کوٹھی کو گھیر سکے۔ چنانچہ جلد ہی ایک ٹیکسی کے ذریعے وہ دانش منزل پہنچ گیا۔ اور اس نے جاتے ہی ملٹری فورس کے نمبر ڈائل کئے۔

رابطہ قائم ہوتے ہی اس نے کہا۔

"ایکس ٹو سپیکنگ"۔۔۔۔

"یس سر! میجر واسطی سپیکنگ فرمائیے"۔۔۔۔ دوسری طرف میجر کی آواز سنائی دی۔

"میجر فوراً ملٹری لے کر بحرین کالونی کے علاقے کو گھیر لو۔ اس میں ایک کوٹھی ایسی ہے جس میں دھماکے سے شدید تباہی ہوئی ہے۔ تم اس کوٹھی کو تلاش کر کے اس کی تلاشی لینی ہے۔ جتنے آدمی بھی اس کوٹھی میں ملیں، انہیں زندہ یا مردہ گرفتار کر لو اور کوٹھی کے تمام ساز و سامان اور دیگر کاغذات وغیرہ پر قبضہ کر لو۔ کوئی چیز تمہاری

www.urdupalace.com

نظر سے نہیں چھپنی چاہیئے" ـــــــ بلیک زیرو نے میجر داسطی کو تفصیلی ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

آرڈر دینے کے بعد اس نے رسیور رکھ دیا اور خود سوچنے لگا کہ کوٹھی تو قبضے میں آگئی مگر فلیپر نکل جانے میں کامیاب ہوگیا۔ اب فلیپر کو ڈھونڈ نکالنا بیحد ضروری ہے تاکہ اس خطرے کو جڑ سے ہی اکھاڑ پھینکا جائے۔ مگر اسے معلوم نہیں تھا کہ فلیپر کہاں غائب ہو گیا ہو گا۔ اب عمران کے وہاں آنے پر ہی اسے تلاش کرنے کا کوئی کام کیا جا سکتا تھا۔ مگر ابھی اسے بیٹھے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو سپیکنگ" ـــــــ اس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میں عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو۔ تم ایسا کرو، ملٹری فورس کو آرڈر دے کر فوراً کافرستانی سفارت خانے کی عمارت کا محاصرہ کرا لو۔ ہمارے اصل مجرم وہیں موجود ہوں گے۔ اور سر سلطان کو ٹیلی فون کر کے سفارت خانے کے محاصرے کی اطلاع کر دو۔ میں وہیں پہنچ رہا ہوں اور تم خود بھی وہیں پہنچ جاؤ۔ فوراً یہ کام کرو تاکہ مجرم نہ نکل پائیں" ـــــــ

"بہت بہتر سر" ـــــــ

بلیک زیرو نے جواب دیا اور پھر رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے دوبارہ ملٹری فورس کے دوسرے سیکشن کو رنگ کیا اور اس رجمنٹ کے کمانڈر میجر افضل کو بحیثیت ایکسٹو کافرستانی سفارت خانے کا محاصرہ کرنے کا حکم دیا۔

اسے آرڈر دینے کے بعد اس نے سر سلطان کو رنگ کیا۔ رابطہ جلد ہی مل گیا۔

"سلطان سپیکنگ" ـــــــ دوسری طرف سے باوقار آواز سنائی دی۔

"بلیک زیرو بول رہا ہوں جناب" ـــــــ بلیک زیرو نے مودبانہ لہجے میں

www.urdupalace.com

کہا ———

"ارے طاہر کہاں سے بول رہے ہو ——— تم ٹھیک ہو، عمران کہاں ہے جلدی بتلاؤ" ——— سر سلطان بلیک زیرو کی آواز سنتے ہی خوشی سے چیخ پڑے۔

"ہم سب بخیریت ہیں سر ——— ہم نے مجرموں کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے اور ملک کو بھیانک ترین خطرے سے بچا لیا ہے۔ عمران صاحب بھی بالکل ٹھیک ہیں۔ مجرم ہیڈ کوارٹر سے فرار ہو کر کافرستانی سفارت خانے میں موجود ہیں، میں نے ملٹری فورس کو کافرستانی سفارت خانے کا محاصرہ کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ اب سفارت خانے میں داخل ہونے کے لئے آپ کے اجازت نامے کی ضرورت ہے"

بلیک زیرو نے انہیں مختصر طور پر حالات بتلاتے ہوئے کہا۔

"مگر کیوں کیس کیا تھا۔ مجھے بھی بتاؤ۔ تم جانتے ہو کہ حکومت کافرستان سے ہمارے تعلقات طویل عرصے کے بعد اب دوبارہ قائم ہوئے ہیں۔ اگر کوئی ثبوت نہ ملا تو سفارت خانے پر چھاپہ مارنے سے تعلقات دوبارہ خراب ہو جائیں گے۔ اور ہم بین الاقوامی برادری میں بدنام ہو جائیں گے۔ اس لئے مجھے تفصیل بتاؤ"۔ سر سلطان نے تشویش آمیز لہجے میں کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں۔ تفصیلات کا ابھی وقت نہیں ہے۔ یہ سب کچھ میں عمران صاحب کے کہنے پر کر رہا ہوں۔ مجرموں کی گرفتاری کے بعد آپ کو حالات بتا دیئے جائیں گے" ——— بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اگر عمران نے کہا ہے تو پھر میری طرف سے اجازت ہے۔ تم فوری طور پر چھاپہ مارو۔ میں وزیر اعظم سے بات کر کے خود وہیں پہنچ رہا ہوں" ——— سر سلطان نے کہا۔

www.urdupalace.com

اور بلیک زیرو نے ریسیور رکھ دیا اور پھر خود ڈریسنگ روم میں گھستا چلا گیا تاکہ ایکسٹو کا مخصوص لباس پہن کر جلد از جلد سفارت خانے پہنچ سکے۔

چنانچہ تھوڑی دیر بعد اس کی مخصوص کار کافرستانی سفارت خانے کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ سفارت خانے کے قریب پہنچ کر اس نے جیب سے نقاب نکال کر اپنے چہرے پر چڑھا لیا۔ اور کار تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔

فلیپیر کھڑکی سے باہر نکلتے ہی ایک گیلری میں آ گیا۔ گیلری میں آتے ہی اس نے شمالی سمت دوڑ لگا دی۔ وہ جانتا تھا کہ کسی بھی لمحے مشین برسٹ ہونے والی ہے اور مشین برسٹ ہوتے ہی پوری کوٹھی کے پرخچے اڑ جائیں گے۔ اس لئے وہ جلد از جلد کوٹھی سے نکل جانا چاہتا تھا ان کا مشن تو ناکام ہو ہی چکا تھا۔ ڈاکٹر براؤن بھی مر چکا تھا۔ اس لئے اب اپنی جان بچانے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ رہا تھا۔ مگر اسے اس بات کا اطمینان تھا کہ وہ سیکرٹ سروس کو بھی موت کے گھاٹ اتارنے میں کامیاب ہو چکا ہے جو بذات خود ایک عظیم کامیابی تھی۔

بھاگتے بھاگتے وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں آیا۔ اس نے کمرے کے سوئچ بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی کمرے کا فرش ایک طرف ہٹتا چلا گیا اب وہاں سیڑھیاں نیچے اتر رہی تھیں۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ جب سیڑھیاں

www.urdupalace.com

ختم ہوئیں تو آگے ایک طویل سرنگ تھی۔ وہ سرنگ میں بھاگتا چلا گیا۔ جلد ہی سرنگ ختم ہو گئی۔ آگے سپاٹ دیوار تھی۔ اس نے دیوار کے قریب موجود ایک ہینڈل کو کھینچا اور دیوار ایک طرف سرک گئی۔ وہ اس خلا کو کراس کر گیا۔ اب وہ ایک خالی میدان میں نکل آیا تھا۔ بارش بند ہو چکی تھی مگر ہر طرف پانی ہی پانی نظر آ رہا تھا۔

وہ میدان سے نکل کر سڑک پر بھاگنے لگا اور پھر جلد ہی ایک ٹیکسی اسے مل گئی ٹیکسی والے کو ڈبل کرایہ ادا کر کے وہ کافرستانی سفارت خانے پہنچ گیا۔

سفارت خانے میں جاتے ہی وہ تیزی سے مختلف کمروں سے ہوتا ہوا سفیر صاحب کے پاس پہنچ گیا۔

"کیا ہوا فلیپر —— یہ بارش کیوں بند ہو گئی۔ کیا مشین خراب ہو گئی ہے۔"

سفیر صاحب نے اسے دیکھتے ہی پریشان لہجے میں کہا۔

"سب کچھ ختم ہو گیا جناب۔ ڈاکٹر براؤن بھی مارے گئے۔ مشین تباہ ہو گئی۔ تمام ہیڈ کوارٹر برباد ہو چکا ہے۔ میں صرف اکیلا ہی اپنی جان بچا کر یہاں تک پہنچ سکا ہوں" ——

فلیپر نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

اور سفیر صاحب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ انہیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ فلیپر کیا کہہ رہا ہے۔

"تم کیا بک رہے ہو کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے" ——

سفیر صاحب نے چیخ کر کہا۔

"میں صحیح کہہ رہا ہوں جناب" —— فلیپر نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔

"اوہ —— یہ بہت برا ہوا۔ بہت ہی برا ہوا۔ ڈاکٹر براؤن کی موت ہمارے ملک کا عظیم ترین نقصان ہے۔ ایسا نقصان جو کبھی پورا نہیں ہو سکے گا۔ کاش ایسا

www.urdupalace.com

نہ ہوتا "___

سفیر صاحب نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
چند لمحے خاموشی طاری رہی۔ پھر سفیر صاحب نے سر اٹھایا۔
"مجھے تفصیل بتاؤ کہ ایسا کیوں ہوا کس نے کیا۔ سب لوگ تو گرفتار تھے پھر ایسا کیوں ہوا۔"
سفیر صاحب نے سر اٹھا کر دل گرفتہ لہجے میں پوچھا۔
اور فلیپر نے تمام تفصیل سفیر صاحب کو بتا دی۔ سفیر صاحب تفصیل سننے کے بعد چند لمحے خاموش رہے۔
" ڈاکٹر سے بنیادی غلطی ہوئی ہے۔ اسے پہلے ان لوگوں کو ختم کر دینا چاہیئے تھا"
سفیر صاحب نے بڑبڑاتے ہوئے کہا
"ہمیں کیا خبر تھی جناب کہ اچانک صورت حال اس طرح پلٹ جائے گی۔ ہم تو اس بات کا تصور ہی نہیں کر سکتے تھے۔ بہر حال سب کچھ تباہ ہونے کے بعد یہ بات اطمینان کے قابل ہے کہ سیکرٹ سروس بھی ساتھ ہی تباہ ہو گئی ہے۔ خاص طور پر عمران کی موت تو اس ملک کی کمر توڑ کر رکھ دے گی"___
فلیپر نے جواب دیا۔
"ہاں یہ تو ہے مگر پھر بھی، بہر حال میں فوراً اپنے ملک سے رابطہ قائم کر کے مشن کی ناکامی کی اطلاع دے دوں۔ ایسا نہ ہو کہ تین دن بعد وہ فوجی کارروائی شروع کر دیں اور ہمیں مزید نقصان اٹھانا پڑے
مگر اس سے پہلے کہ سفیر صاحب اٹھ کر الماری سے ٹرانسمیٹر نکالتے۔ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا۔ اور دوسرے لمحے عمران اور بلیک زیرو نقاب لگائے اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

www.urdupalace.com

"خبردار۔ اگر تم لوگوں نے حرکت کی۔ تم گھیرے جا چکے ہو"——عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" اس کی آواز سنتے ہی فلیپر تیزی سے مڑا اور جب اس نے عمران کو دیکھا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"تم زندہ بچ گئے"——

فلیپر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں——نہ صرف میں زندہ بچ گیا ہوں بلکہ تمہارے تھپڑ کا قرض چکانے آگیا ہوں"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو اور میرے کمرے میں بلا اجازت اسلحہ لے کر داخل ہونے کی جرائت کیسے کی۔ تم نہیں جانتے کہ میں حکومت کافرستان کا سفیر ہوں اور سفارتی قوانین کے مطابق تم میری اجازت کے بغیر سفارت خانے کی عمارت میں داخل نہیں ہو سکتے"——

سفیر نے بڑے تلخ لہجے میں عمران اور بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے ایکسٹو کہتے ہیں۔ میں یہاں کی سیکرٹ سروس کا چیف ہوں اور جہاں تک اجازت کا تعلق ہے۔ ہم دشمنوں کا سر کچلنے کے لئے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ مگر اس کے باوجود تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ ہم نے باقاعدہ اجازت حاصل کر لی ہے۔ تمہارا سفارت خانہ اس وقت ملٹری کے گھیرے میں ہے۔ اور سفارت خانے کا عملہ گرفتار ہو چکا ہے"——

بلیک زیرو نے اپنے مخصوص لہجے میں جواب دیا۔

"ایکسٹو"——فلیپر اور سفیر دونوں پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

www.urdupalace.com

"اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ فلپر! سفیر صاحب تو ایکسلو صاحب نپٹتے رہیں گے۔ مگر تم میرے مجرم ہو"

عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

مگر اس سے پہلے کہ اس کی بات ختم ہوتی۔ اچانک فلپر نے اچھل کر دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ اسی لمحے عمران نے سٹین گن پھینکی اور دروازے کی طرف جاتے ہوئے فلپر پر جھپٹ پڑا۔ اس نے بڑی پھرتی سے اسے گردن سے پکڑ کر گھسیٹ لیا۔

اب وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔ فلپر نے جب دیکھا کہ عمران خالی ہاتھ ہے تو اس کے چہرے پر ایک پراسراری مسکراہٹ رینگ آئی۔ اس نے فوراً ہی دائیں طرف جھکائی دی اور پھر بڑی پھرتی سے عمران کے بائیں طرف حملہ کر دیا۔ مگر عمران ایسے داؤ پیچ اچھی طرح جانتا تھا۔ اس لئے وہ اطمینان سے اپنی جگہ کھڑا رہا اور پھر جیسے ہی فلپر اس کے پاس آیا۔ عمران نے پوری قوت سے اس کے پہلو میں مکہ مار دیا۔ اور وہ الٹ کر ایک طرف جا گرا۔

"اٹھو۔ اٹھو۔ مسٹر فلپر تم بہت طاقتور آدمی ہو۔ قید کئے ہوئے آدمی کا گلا تک گھونٹ سکتے ہو"——

عمران نے اسے طنزیہ لہجے میں کہا اور فلپر تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ اس نے دانت بھینچ لئے۔ وہ شاید ہر قیمت پر عمران کو ختم کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ چنانچہ اٹھتے ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے میز پر پڑا ہوا پیپر ویٹ اٹھایا اور پھر پوری قوت سے عمران پر پھینک دیا۔ پیپر ویٹ اس کے ہاتھ سے نکل کر گولی کی طرح عمران کی طرف بڑھا مگر عمران نے اپنا سر نیچے کر لیا اور اسی لمحے فلپر نے عمران پر چھلانگ لگا دی اور وہ عمران کو رگیدتا ہوا دور تک چلا گیا۔ نیچے گرتے

www.urdupalace.com

ہی فلیپر نے پوری قوت سے اپنی ہتھیلی کا وار عمران کی گردن پر کرنا چاہا مگر عمران بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھا گیا اور دوسرے ہی لمحے اس نے لیٹے ہی لیٹے اپنی لات پوری قوت سے فلیپر کے پہلو پر مار دی اور فلیپر کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ عمران اچھل کر کھڑا ہو چکا تھا۔ پھر جیسے ہی فلیپر اٹھا عمران کا ہاتھ گھوم گیا۔ اور کمرہ چٹاخ کی آواز سے گونج اٹھا تھا۔

عمران کا بھرپور تھپڑ فلیپر کے چہرے پر پڑا تھا اور وہ اچھل کر دو فٹ دور جا گرا تھا۔

"اٹھو" —— عمران نے دہاڑتے ہوئے کہا۔

فلیپر کا گال ایک ہی تھپڑ سے پھٹ گیا تھا۔ فلیپر نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی اور عمران کا بایاں ہاتھ گھوما اور اس بار فلیپر کا دوسرا گال بھی پھٹ گیا۔ فلیپر نے تیسری بار اٹھنے کی کوشش ہی نہ کی۔ اس نے ہاتھ باندھ لئے اور گھگھیا کر کہنے لگا۔

"مجھے مت مارو، مجھے مت مارو۔ اصل مجرم یہ سفیر اور ڈاکٹر براؤن تھے"۔

عمران نے اسے گریبان سے پکڑا اور اٹھا کر کھڑا کر دیا۔ اس کے دونوں گالوں سے خون بہہ رہا تھا۔

"جلدی بتاؤ اس مشن کے تمام کاغذات کہاں ہیں"

عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"سفیر صاحب کی خفیہ الماری میں" —— فلیپر نے جواب دیا۔

اسی لمحے سر سلطان بھی دیگر اعلیٰ احکام کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے اور پھر عمران نے فلیپر کو کیس کی تمام تفصیلات بتانے کے لئے کہا۔

فلیپر دو تھپڑ کھا کر ہی ہمت ہار بیٹھا تھا۔ اس نے مشن کی تمام تفصیلات لفظ بہ لفظ بتا دیں اور اپنے دیگر اڈوں کے متعلق بھی بتا دیا۔

www.urdupalace.com

سر سلطان اور دیگر اعلیٰ حکام یہ تفصیلات سن کر ہکّے بکّے رہ گئے۔ ان کے تصور میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ ان کے ملک کے خلاف اتنی خوفناک سازش بھی ہو سکتی ہے۔ اگر ایکسٹو اس معاملے میں نہ پڑتا تو یہ ملک یقیناً تباہ ہو چکا ہوتا۔ اور وہ اسے خدائی عذاب سمجھ کر چپ چاپ موت کے منہ میں چلے جاتے۔

پھر سفیر صاحب کے کمرے کی تلاشی سے اس مشن کے تمام کاغذات بھی مل گئے۔ اب حکومت کافرستان اس سازش کی ذمہ داری سے انکار نہیں کر سکتی تھی۔

"اب تم چھٹی کرو"——

عمران نے فلیپر سے کہا۔

"اسے کچھ مت کہو۔ یہ قانون کا مجرم ہے"——

سر سلطان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ خاموش رہیں۔ میں ملک دشمنوں کو قانون کی بجائے اپنے ہاتھ سے موت کے گھاٹ اتارنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ قانون تو انہیں واپس ان کے ملک بھی بھیج سکتا ہے مگر ایسے سانپوں کو معاف کرنے کا میں عادی نہیں ہوں"

عمران نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

اور دوسرے لمحے اس نے فلیپر کو اٹھا کر زمین پہ دے مارا۔ اور پھر فلیپر کی ہذیانی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔

عمران کسی ماہر قصائی کی طرح اس کی ہڈیاں توڑتا چلا گیا۔ سر سلطان دانت بھینچے کھڑے رہے۔

"یہ ظلم ہے۔ یہ قانون کی خلاف ورزی ہے"——

سفیر نے چیخ کر کہا۔

www.urdupalace.com

"شٹ اپ ـــــ جب تم اس ملک کے کروڑوں بے گناہوں کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ اس وقت تمہیں ظلم یاد نہیں آیا تھا"ـــــ

بلیک زیرو نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ اتنا سرد تھا کہ سفیر کو جھرجھری آگئی۔

عمران نے فلیپر کی دونوں ٹانگوں اور دونوں بازوؤں کی ہڈیاں توڑ ڈالیں اور فلیپر بری طرح تڑپ رہا تھا۔

پھر عمران نے زمین پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور اس نے فلیپر پر گولیوں کی بارش کر دی۔ اس نے اس وقت تک ٹریگر دبائے رکھا جب تک مشین گن کا میگزین ختم نہیں ہو گیا۔

فلیپر کا پورا جسم گولیوں سے چھلنی ہو گیا تھا۔

اس وقت عمران کے چہرے پر اتنی وحشت تھی کہ سر سلطان کے جسم میں بھی خوف کی لہریں دوڑ گئیں۔ وہ زندگی میں پہلی بار اس احمق اور مسخرے عمران کو اس نئے اور بھیانک روپ میں دیکھ رہے تھے۔ مگر اس وقت اس کا یہ روپ بھی انہیں پیارا لگ رہا تھا۔ کیونکہ یہ عمران ہی تھا جو ہر بار ملک کو اتنی خطرناک اور خوفناک سازشوں سے بچا لیتا تھا۔

وہ سوچ رہے تھے کہ اگر ان کے ملک کے پاس عمران جیسی دولت نہ ہوتی تو یقیناً اس وقت تک ملک دشمنوں کے ہاتھوں تباہ ہو چکا ہوتا۔

ادھر عمران نے مشین گن پھینک کر بڑے اطمینان سے اپنے ہاتھ جھاڑے اور پھر سر سلطان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب آپ جانیں اور آپ کا کام۔ میں اپنے ساتھیوں کا پتہ کرتا ہوں۔ جولیا بے چاری کہیں لنگڑی ہی نہ ہو گئی ہو۔ بھلا لنگڑی عورت سے کون شادی کرے گا۔

www.urdupalace.com

"سچ ... سچ ... بے چاری کا مستقبل تاریک ہو گیا" ـــــ

عمران کے چہرے پہ دوبارہ معصومیت ابھر آئی تھی۔ اب اسے دیکھ کر محسوس بھی نہیں ہوتا تھا کہ یہ چند لمحے پہلے والا عمران ہے جو بڑے اطمینان سے ایک آدمی کی ہڈیاں توڑنے میں مصروف تھا۔

"شریر تمہیں جولیا کے مستقبل کی کیوں فکر پڑ گئی" ـــــ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واہ جی واہ اپنی ہونے والی بیوی کے مستقبل کی مجھے فکر نہیں ہو گی تو اور کسے ہو گی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اچانک چونک کر سر سلطان سے التجائیہ لہجے میں کہا۔

"مگر ڈیڈی کو نہ بتلایئے ورنہ وہ میرا ہی مستقبل تاریک کر دیں گے" ـــــ عمران نے باقاعدہ ہنگڑے ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا اور سر سلطان کا بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔

دوسرے آفیسر بھی مسکرا دیے۔

اور عمران جھپٹ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

ختم شد

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com